Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۴ تبوک ۱۳۵۳ ہش ۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

خون کا دباؤ معمول سے کم ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قرآنی تعلیم کو اپنے دلوں اور دماغوں میں قائم کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں فرمایا:-

"خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اسلام کی مکمل واقفیت ہو اور ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اسلام کے پیش کرنے کا صحیح طریق معلوم ہو کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ سب کا سب اسلام میں بیان ہو چکا ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ اسلام کے مفہوم اور اس کی تعلیم کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں رہ سکتی کیونکہ اسلام حاوی ہے تمام اعلیٰ تعلیموں پر۔ اور جو شخص اسلام کی تعلیم سے مکمل طور پر آگاہ ہوا ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس نے دنیا سے کیا کہنا ہے۔ پس اصل چیز اسلام ہی ہے۔۔۔۔ اسلام کا ایک شعشہ بھی ایسا نہیں جسے کوئی شخص بدل سکے بلکہ ایک شعشہ تو کیا ایک زیر اور زبر بھی ایسی نہیں جو تبدیل کی جا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا وہ سب کا سب خدا کے کلام سے ماخوذ ہے بلکہ نہ صرف آپ نے جو کچھ کہا وہ قرآن اور حدیث سے ماخوذ ہے بلکہ آپ نے جو کچھ کہا وہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور وہی کچھ کہا جو حدیث میں موجود ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اگر قرآن اور احادیث میں بیان کردہ اسلامی تعلیم سے الگ ہو کر ایک شعشہ بھی بیان کیا جائے بلکہ ایک زیر اور زبر کا بھی اضافہ کیا جائے تو وہ یقیناً کفر ہوگا الحاد ہوگا اور اس کی اشاعت سے دنیا میں علم نہیں پھیلے گا بلکہ جہالت اور بے دینی میں ترقی ہوگی۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کر لیں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اصل میں تو یہ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ عربی جانتا ہو لیکن کم سے کم اتنا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا

(باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کے ساتھ ہمدردی فرمائی

اِس لئے خدا نے جو آپ کے دل کے راز کا واقف تھا آپ کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی

"وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، صفحہ ۱۱۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ ر تبوک ۱۳۵۳ ھش

روحانی ریفریشر کورس

ایمان تمام تر اطاعت سے ہی عبارت ہوتا ہے۔ بغیر اطاعت کے ایمان سرے سے متحقق ہی نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قالت الاعراب اٰمنّا ۭ قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم ۭ وان تطیعوا اللّٰہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئًا ۭ انّ اللّٰہ غفور رّحیم ۝ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اعراب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے تُو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے البتہ تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کرلی ہے کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اے مومنو! اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محض لفظی اور زبانی ایمان کو ایمان تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ ایمان کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ انسان کے دل میں داخل ہوکر اس کی کایا پلٹ دے اور اس کی زندگی تمام تر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں بسر ہونے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل چیز اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہی ہے اسی اطاعت ہی کا دوسرا نام اسلام اور ایمان ہے۔ اگر انسان اللہ اور اس کے رسولؐ کا مطیع اور فرمانبردار ہے اور ان کے ایک ایک حکم کی پابندی کرنا اس نے اپنے پر لازم کیا ہوا ہے تو پھر اس کے ایمان میں شبہ نہیں ہوسکتا۔ برخلاف اس کے اگر اطاعت کا جذبہ سرے سے مفقود ہے تو پھر ایسا انسان زبان سے لاکھ دعوٰی کرے خدا کے نزدیک وہ ہرگز بھی ایماندار شمار نہیں ہوسکتا۔ اطاعتِ خدا و رسولؐ کی اس لازمی شرط کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا ہے:۔

انّما المؤمنون الّذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثمّ لم یرتابوا وجٰھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ ۭ اولٰئک ھم الصّٰدقون ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (اور ایمان ان کے دلوں میں اس درجہ داخل ہوچکا ہوتا ہے کہ) پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور (اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں کہ) اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ (اپنے دعوٰئ ایمان میں) سچے ہیں۔

اس اطاعت کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ خود حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ آپؐ کی ہر حرکت و سکون کی حالت اطاعت خداوندی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

قل انّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العٰلمین ۝ لا شریک لہ وبذٰلک امرت وانا اوّل المسلمین ۝ (الانعام آیت ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ:۔ تُو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

اسی لئے قیامت تک کے واسطے اطاعت خداوندی کے اس معیار کو تمام بنی نوعِ انسان کے واسطے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا۔ اب جتنا جتنا کوئی اطاعتِ خدا و رسولؐ میں اس اسوۂ حسنہ کے قریب ہے اسی نسبت سے اس کا ایمان بھی پختہ اور مضبوط ہے اور جس میں اس اسوۂ حسنہ کی کوئی جھلک نہیں اور جو اطاعتِ خدا و رسولؐ کے جذبہ سے یکسر خالی ہے قرآن مجید کی رُو سے اس کا ایمان ہی متحقق نہیں۔

خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی اس بنیادی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے اگر ہم رمضان کی حکمت اور اس کی غرض و غایت پر غور کریں تو یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ یہ ماہ مبارک اللہ تعالیٰ نے مقرر ہی اس لئے کیا ہے کہ مسلمان کہلانے والوں میں خدا اور رسولؐ کی اطاعت کا جذبہ ابھار کر انہیں عملاً اطاعت کا خوگر بنایا جائے۔ رمضان کا چاند نظر آتے ہی ان حقیقی مومنوں کی زندگی میں جنہوں نے رمضان کے روزے رکھنے اور اس کی جملہ مخصوص عبادات بجالانے کا تہیّہ کر رکھا ہو یکایک ایک انقلاب آجاتا ہے۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، فراغت کے اوقات اور مشاغل۔ الغرض ہر ہر حرکت اور ہر ہر سکون کی حالت ایک خاص ڈسپلن کی پابند ہوجاتی ہے۔ ایسے مومن صرف اُس وقت کھاتے پیتے ہیں جس وقت کھانے کا انہیں حکم ہے اور کھانے پینے سے ٹھیک اُس وقت دستکش ہوجاتے ہیں کہ جو وقت کھانا پینا ختم کرنے کے لئے مقرر ہے۔ اس کے بعد وہ صبحِ صادق نمودار ہونے سے لے کر شام کو غروبِ آفتاب تک تمام درمیانی وقفہ میں جو بعض موسموں میں تو بارہ گھنٹوں سے بھی کہیں زیادہ طویل ہوتا ہے، کھانے پینے کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ وہ غذا کا ایک ذرّہ اور پانی کا ایک قطرہ بھی منہ میں جانے نہیں دیتے، سو گویا اس تمام عرصہ میں وہ حلال چیزوں کو بھی اپنے اُوپر حرام کرلیتے ہیں، روزہ کی حالت میں دن کے وقت ازدواجی تعلقات سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں، ہر رات کو نماز تراویح میں قرآن مجید سُننے کے علاوہ آخری حصّہ شب میں نماز تہجّد بھی پڑھتے ہیں پھر قرآن مجید کی تلاوت، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں غیر معمولی شغف اس پر مستزاد ہوتا ہے۔ الغرض وہ یکدم اپنے آپ کو ایک خاص نظم الاوقات کا پابند بنا لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے خدا اور رسولؐ کا انہیں یہی حکم ہے۔ وہ رمضان کے روزوں اور اس ماہ مبارک کی دیگر مخصوص عبادات سے متعلق اللہ اور رسولؐ کے ایک ایک حکم کی اطاعت کرتے چلے جاتے ہیں اور اطاعتِ خدا اور رسولؐ کا یہ سلسلہ پورے ایک ماہ تک جاری رہتا ہے۔ ان کی اپنی زندگی میں خود ان کا اپنا کوئی دخل نہیں رہتا، جو کچھ وہ کر رہے ہوتے ہیں خدا اور اس کے رسولؐ کے کسی نہ کسی حکم کی اطاعت میں کر رہے ہوتے ہیں۔

جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے رمضان کے مقدس مہینے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ ہمیں اطاعتِ خداوندی اور اطاعتِ رسولؐ کا ایک ایسا ریفریشر کورس نظر آتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں فضلوں اور برکتوں کا منبع بنایا ہے۔ اس نہایت ہی مبارک ریفریشر کورس میں شرکت اور اس سے کماحقہٗ استفادہ کے بعد حقیقی مومن اگلے رمضان تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت بجالانے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعد، چاق و چوبند اور ہوشیار ہوجاتے ہیں اور اس طرح وہ سال بھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے مورد بنتے چلے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کی اہم قرآنی دعائیں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

(۲)

ساتویں دعا

جب حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف پیغام حق لے کر جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کی

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ (طٰہٰ ع ۳)

اے میرے رب! مجھے خوب شرح صدر عطا فرما میرے سارے کاموں میں سہولت پیدا فرما۔ میری زبان کی گرہ کو دور کر دے تا وہ لوگ میری بات کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔

معلوم ہوا کہ مقابلہ مقاتلہ کی صورت میں ہو یا مکالمہ کی صورت میں۔ انبیاء علیہم السلام ہر جگہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ان کی یہی سنت ہے۔

آٹھویں دعا

حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ جب فرعون کے پاس جانے لگے تو انہوں نے دعا کی۔

رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَوْ اَنْ یَّطْغٰی قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی (طٰہٰ ع ۲)

اے ہمارے رب! ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں وہ ہم پر ظلم نہ کرے یا وہ سرکشی اختیار نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم بے خوف جاؤ۔ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنتا اور دیکھتا ہوں۔

نویں دعا

جب قوم کے لوگوں نے شدید مخالفت کی اور ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ تب حضرت نوحؑ نے دعا کی۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ۔ (المومنون ع ۲)

اے میرے رب تو خود میری نصرت فرما کیونکہ انہوں نے تو تکذیب کر دی ہے۔

دسویں دعا

حضرت نوحؑ کے بعد ایک اور رسول مبعوث ہوئے ان کی قوم نے بھی ان سے استہزاء کیا اور انہیں جھوٹا اور مفتری کہا۔ اس رسول نے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ۔ (المومنون ع ۳)

کہ میرے رب! ان لوگوں کی تکذیب و استہزاء کے مقابلہ پر تو ہی میری تائید و نصرت فرما۔

گیارھویں دعا

اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کے ذکر پر فرماتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الشعراء ع ۶)

کہ نوحؑ نے کہا کہ میرے رب! میری قوم تو میری تکذیب پر کمربستہ ہو گئی ہے تو خود اُن کے اور میرے درمیان کھلا کھلا فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو نجات بخش۔

بارھویں دعا

جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے عذاب کا مطالبہ کیا تو حضرت لوطؑ نے دعا کی۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (عنکبوت ع ۳)

اے میرے رب! تو ان مفسد لوگوں کے برخلاف میری نصرت فرما

تیرھویں دعا

حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب ایک فتنہ در پیش آیا تو انہوں نے دعا کی

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (صٓ ع ۳)

اے میرے رب! مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کے لئے سزاوار نہ ہو تو بہت بخشنے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور انہیں فتنہ و ابتلاء سے مخلصی عطا فرما کر اس زمانہ کے لحاظ سے ایک عظیم سلطنت عطا فرمائی۔

چودھویں دعا

حضرت ایوبؑ نے دشمنوں کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔ (صٓ ع ۴)

کہ میرے رب! مجھے شیطان کی طرف سے بہت دکھ اور تکلیف پہنچی ہے تو مجھے نجات عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے حضرت ایوب علیہ السلام کو تمام غموں دکھوں اور دشمنوں کی شرارتوں سے مخلصی بخش دی تھی۔

پندرھویں دعا

حضرت یونسؑ نے اپنی قوم کے سلسلہ میں یہ دعا کی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ع ۶)

کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یونسؑ کی دعا کو سنا۔ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ اس کو اس کے غم سے نجات عطا فرمائی۔

سولھویں دعا

قوم کے اکثر لوگ دشمن تھے اور ایمان لانے سے انکار کر رہے تھے۔ تب حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (الانبیاء ع ۶)

کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو بہتر وارث ہے

اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کو حضرت یحییٰ بھی عطا فرمائے اور ان کی نسل میں سلسلہ سلحاء جاری فرمایا

سترھویں دعا

مخالفین کی تکذیب و انکار کو دیکھ کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان ع ۳)

کہ رسول نے کہا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس عظیم قرآن کو ایک متروک و مہجور کتاب کی طرح کر دیا ہے انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو سنا اور وعدہ فرمایا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع ۱)

کہ یہ کتاب قرآن ہے جو پڑھا جائے گا یہ ذکر ہے اسے ہم نے اتارا ہے اور ہم اس کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھارھویں دعا

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ۔ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ۔

(القمر ع ۱)

کہ قوم نوحؑ نے قریش سے پہلے تکذیب کی تھی۔ انہوں نے ہمارے بندے نوحؑ کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ پاگل ہے بتوں کی بارگاہ سے دھتکارا گیا ہے تب نوحؑ نے اپنے رب سے یوں دعا کی۔ اے میرے رب! میں قوم کے سامنے مغلوب ہو گیا ہوں۔ اب تو خود انتقام لے"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قوم نوحؑ کو غرق کر دیا۔

انیسویں دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے معاندین و منکرین کو مدنظر رکھ کر دعا کی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(الممتحنہ ع ۱)

کہ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے فتنہ کی جگہ اور ٹھوکر کا باعث نہ بنا۔ ہمیں ان کے مظالم کا تختہ مشق نہ بننے دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں مغفرت عطا فرما۔ تو غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

بیسویں دعا

حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کیا:

رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا

(نوح ع ۱)

کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو برابر دعوت حق دیتا رہا۔ راتوں کو بھی میں نے ان کو پیغام حق دیا اور دن کو بھی مگر میری اس دعوت کے نتیجہ میں وہ لوگ اور بھی دور ہو گئے۔ میری دعوت سے ہر موقعہ پر وہ کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے رہے ہیں بغرض وہ کسی طرح پر بھی تیری آواز پر شنوا نہ ہوں۔

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔

(نوح ع ۲)

تب نوحؑ نے کہا کہ اے میرے رب! اب زمین پر ان کافروں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ۔ کیونکہ حالت یہ ہے کہ اگر تو نے ان کو باقی رہنے دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور اپنے پیچھے بدکار اور کافر نسلیں چھوڑیں گے۔ اے میرے رب! تو مجھے، میرے والدین اور میرے گھر میں بطور مومن داخل ہونے والوں، سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو مغفرت عطا فرما۔ اپنی پناہ میں لے لے اور ظالموں کو تباہی و بربادی میں بڑھاتا جا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دردمندانہ دعا رنگ لائی اور قوم نوحؑ توبہ کی توفیق پائے بغیر تباہ و برباد ہو گئی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"اصل چیز ذکر الٰہی خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں"

مہتمم تربیت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
(ربوہ)

نزولِ قرآن مجید کا مبارک مہینہ

احباب تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریک کی طرف خاص توجہ فرمائیں

ماہ رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے سو ہمارے لئے یہ موسم بہار کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کی خصوصیت یوں بیان فرمائی ہے

اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

کہ اس مہینے میں قرآن مجید کا نزول ہوا اس مہینہ کی عظیم برکت یہ ہے کہ قرآن پاک ایسی جامع روحانی کتاب کا نزول اس مہینے میں شروع ہوا گویا قرآن پاک اور رمضان المبارک باہم روحانی رابطہ رکھتے ہیں آیت مذکورہ بالا کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینے میں قرآنی حقائق و معارف کا خاص انکشاف ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام افراد جماعت کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ:

"جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نظر نہ آئے جو بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۶۶ء)

اس مبارک تحریک کے دوسرے ہفت سالہ دور کا آغاز کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ، پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دور میں داخل ہوں اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ احباب کا جو موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے اس سے باہر نکلیں"

موسم کے لحاظ سے تو سارے ہی ایام بابرکت ہوتے ہیں مگر رمضان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ برکتوں سے معمور ہوتا ہے پھر اس لئے کہ قرآن مجید سے اس کا گہرا تعلق ہے ... خصوصی ... تمام

احباب کا انفرادی اور اجتماعی فرض ہے کہ ابھی کمر ہمت کس لیں اور رمضان المبارک میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس سے معارف جاننے کے لئے اس پر تدبر کرنے کا عزم صمیم کر لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہایت واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ:

"میں تمام جماعتوں کو تمام عہدہ داران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے کامل طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

قرآن شریف کے اوامر و نواہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں"

اوامر و نواہی کی تفصیل کا علم حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور سیکھنا ضروری ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزیرہ قبرص

از مکرم عبد الغفار صاحب بہاولپوری (شاہد)

(۵)

دوسری طرف ترکی کے وزیر اعظم "بولنت ایجویت" نے فوری طور پر کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس بُلایا۔ جس میں قبرص کی صورت حال کے پیشِ نظر فوجی کارروائی کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

۱۷ر جولائی کو "بولنت ایجویت" انگلستان کے وزیر اعظم ولسن سے بات چیت کے لئے لندن پہنچے لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ ترکی کے وزیر اعظم نے لندن سے واپس آکر ۲۰ر جولائی ۱۹۷۴ء کو صبح ۶ بجے ریڈیو پر تقریر کی اور کہا کہ ترک افواج مسئلہ قبرص کو سُلجھانے، وہاں کے معصوم انسانوں کی عزّت و ناموس کی حفاظت کے لئے یہ اقدام اُٹھانے پر مجبور ہیں۔ خدا ہماری افواج کا حافظ و ناصر ہو۔ ریڈیو پر قومی ترانے بجنے لگے۔ ترک بحریہ نے سب سے پہلے قبرص کی بندرگاہ "گرنہ" پر قبضہ کیا جس سے بّری فوج کے ترک جیالے سپاہی سینہ سپر ہو کر دشمن کے علاقہ میں داخل ہونے لگے۔ ترکوں نے ایکدفعہ پھر دنیا کو اپنی طاقت کے جوہر دکھائے۔ اس قوم کے بہادر سپاہیوں نے اپنی تاریخ کو ایک بار پھر دوہرایا۔ ترک جیٹ طیاروں نے حملے پر حملے شروع کئے۔ توپوں نے آگ اُگلنی شروع کی۔ ان کی گھن گرج نے ایک قیامت برپا کردی۔

اُدھر اقوامِ متحدہ کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ اور جنگ بندی کے لئے فریقین کو مجبور کیا گیا۔ کسی قدر علاقہ ترکوں کے ہاتھ آیا۔ رُومی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ انگلستان کی تجویز پر ترکی یونان اور انگلستان وزراء خارجہ کی جنیوا میں کانفرنس شروع ہوئی۔ ۲۵ر جولائی کو انگلستان کے وزیر خارجہ کے علاوہ ترکی کے وزیر خارجہ پروفیسر "توران گونیش" یونان کے وزیر خارجہ "یورگو ماورو س" جنیوا میں اِس مسئلہ کے حل کی کوشش کرنے لگے۔ پھر کچھ دنوں کے لئے اس کانفرنس کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ ۸ر اگست سے ۱۴ر اگست ۱۹۷۴ء کو دوسرا دور جاری رہا۔ لیکن پھر بھی امن کی کوئی راہ ہموار نہ ہوسکی۔

ترکی کو اِس بات کا پورا احساس تھا کہ یہ مسئلہ باتوں سے حل نہ ہوگا۔ ترک افواج نے قبرص کے نقشہ پر اپنے خون سے ایک لکیر کھینچی۔ ۱۴ر اگست کو اہلِ پاکستان جبکہ یوم آزادی منا رہے تھے۔ اُدھر قبرص کے معصوم ترک مسلمانوں کی آزادی کی ابھی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ جنگ کا یہ دوسرا دَور ۱۷ر اگست تک جاری رہا۔ ترکی حکومت اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئی۔ مطلوبہ علاقہ فتح ہو گیا۔ لفکہ۔ ماگوسہ اور لفکوشہ کا نصف حصہ ترک افواج نے اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اس طرح تقریباً جزیرہُ قبرص کا نصف علاقہ ترکوں کے قبضہ میں آگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی جنگ بندی کا اعلان کر دیا گیا۔

اِس جنگ کے بعد کئی حوادث رُونما ہوئے۔ قبرص میں مقیم امریکی سفیر "راجر داولیس" کو ۲۰ر اگست کو رومیوں نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ یونان نے نیٹو سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس کے علاوہ قبرص کا وہ علاقہ جہاں یونانی اور رُومی فوجی دستے موجود ہیں۔ ترک عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ بہتّے ترک باشندوں کو صرف اِس لئے موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے کہ وہ ترکی کے مقبوضہ علاقہ میں ہجرت کر جانے کے خواہشمند ہیں۔ حکومت ترکی ان مظلوموں کو رومیوں کے ظلم و ستم سے نجات دلانے پر آجکل غور کر رہی ہے۔ نہ معلوم سیاست کا اُونٹ پھر کس کروٹ بیٹھے۔

آخر میں یہ بات بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قبرص کی جنگ کے دوران پاکستان ترکی کی حمایت کا اعلان جن جذبات کے ساتھ کیا، ترک عوام نے اس کو بہت سراہا۔ یہاں کے اخبارات میں جلی حروف کے ساتھ حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

درخواستِ دُعا

محترم ملک عبد الحفیظ خاں صاحب سلطان پورہ لاہور کی ترقی کا سوال زیرِ غور ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین

(محمد ابراہیم دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۸ر ستمبر کو ہوگا

جو واقف زندگی طلباء مورخہ یکم ستمبر کو انٹرویو کے لئے نہیں آسکے وہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ صبح نو بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ جن واقف زندگی طلباء نے امسال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا کوئی امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا وہ بھی مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

جو لوگ قرآن کو عزّت دینگے وہ آسمان پر عزّت پائینگے

یہ حقیقت آمیز بشارت ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے توسّط سے ملی جن کے موعود پسر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید جیسا عظیم الشان نظام قائم ہوا جس کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کے عالمگیر کلام اور آخری شریعت قرآن مجید کی حکومت کو انسانی دلوں پر قائم کرنا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر قرآن مجید کی عزّت افزائی کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ تحریکِ جدید کے نظام کے تحت انگریزی، ہسپانوی، جرمنی، ڈینش اور سواحلی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمّل اور دیدہ زیب کتابی صورت میں اکنافِ عالم میں تقسیم کرائے جا رہے ہیں۔

ہر احمدی کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اس نے آسمان پر عزّت پانے کیلئے جو تحریک جدید کا وعدہ کیا تھا وہ پُورا کر دیا ہے یا نہیں؟

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل احباب کا موجودہ پتہ درکار ہے:۔

۶۲۸۲۷۵۴ سگنل مین عبد الستار ولد عبد الرحمان سابق ساکن محلہ دار الصدر غربی ربوہ

۷۰۳۴۸۳۵ سپاہی صداقت احمد (ریزروسٹ) سابق ساکن محلہ دار البرکات ربوہ

اوّل الذکر بقایا جات کی ادائیگی اور ثانی الذکر پنشن کے کاغذات کی تکمیل کی غرض سے دفتر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ میں مطلوب ہیں۔ اگر یہ دوست اعلان خود پڑھیں یا کسی اَور دوست کو ان کا علم ہو تو خاکسار سے جلد رابطہ قائم کریں۔

(سلطان احمد پیر کوٹی دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

اعلان گمشدہ تھیلہ

۲۴ر ستمبر کو رحمت بازار ربوہ براستہ دار الصدر غربی پختہ سڑک کو جاتے ہوئے سائیکل پہ جاتے ہوئے میرا ایک تھیلہ گر گیا ہے۔ یہ تھیلہ معمولی سفید کھدر کا ہے اور اس میں میرا شناختی کارڈ اور تعارفی کارڈ ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ ہیں۔ نیز دوسری جماعت کی تین کتابیں آسان جغرافیہ۔ آسان دینیات اور آسان سائنس بھی ہیں۔ جس کسی دوست کو یہ تھیلہ ملے وہ مجھے پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(میاں خاں پنشنر احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن مومنوں میں مسابقت کی روح پائی جاتی ہے قرآن کریم نے انکی چار علامتیں بیان کی ہیں

وہ خشیتِ الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں، آیاتِ الٰہی پر ایمان لاتے ہیں، شرک کے ہر پہلو سے محفوظ رہتے ہیں، نیکیوں پر نازاں نہیں ہوتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء کے خطبۂ جمعہ میں سورۃ المومنون کی آیات ۵۶ تا ۶۲ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"خشیۃ کے معنی یہ ہوئے کہ ایسا انسان اپنے رب سے یہ جانتے ہوئے کہ وہ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور ربوبیت کی انتہائی اور آخری ذمہ داری اسی پر ہے مشابہ برب شاید اس دنیا میں بھی ملیں لیکن اللہ کے علاوہ جو بھی درجہ بدرجہ جسمانی یا روحانی ارتقا کا باعث بنتے ہیں وہ اسی کے اذن اور اسی کی توفیق سے ایسا بنتے ہیں حقیقی طور پر اب وہی واحد یگانہ ہے۔ پس جن لوگوں میں اس معنی میں ربّ کی خشیت پائی جاتی ہو اور هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ وہ سمجھتے ہوں کہ قرآن عظیم کا نزول انسان کی جسمانی اور روحانی ترقیوں کے لئے ہے۔ آیات سے یہاں مراد ایک تو قرآن کریم ہے اور دوسرے وہ تمام آسمانی تائیدات ہیں جو قرآن کریم کی آیات کے ظِل کے طور پر اس دنیا میں ہمیشہ نازل ہوتی رہیں اور نازل ہوتی رہیں گی۔ تو جو لوگ اپنے ربّ کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور اس سے لرزاں اور ترساں رہتے ہیں اور وہ جو قرآن کریم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم کے فیوض کو جاری یقین کرتے ہیں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس طرح پر شرک کے ہر پہلو سے محفوظ ہو گئے ہیں بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ خفیہ یا ظاہری شرک بڑا یا چھوٹا شرک کوئی بھی ان کے قریب پھٹکنے نہیں پاتا۔ اور وہ لوگ جن کے دل اس بات سے وَجِلَةٌ خوف زدہ رہتے ہیں کہ ہم اپنی سمجھ کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا تو لائے۔ ہم نے صدقہ و خیرات بھی دیا، دوسری نیکیاں کرنے کی بھی کوشش کی مگر ہم نہیں جانتے کہ یہ ہمارے ربّ کو مقبول بھی ہوں گی یا نہیں۔ ہم نے سوائے اس کے کسی اور کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا اور جس کے سامنے ہم جواب دہ ہیں اس کے متعلق ہم کہہ نہیں سکتے کہ قبولیت کو ہماری نیکیاں پہنچی ہیں یا نہیں۔ پس وہ لوگ نیکیاں تو قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہر آن اور ہر وقت بجا لاتے رہتے ہیں لیکن تمام نیکیاں بجا لانے کے بعد بھی ان کے دلوں میں یہ خوف رہتا ہے کہ جس کے سامنے جواب دہ ہیں ہم، نہ معلوم اس نے ہماری نیکیوں کو قبول بھی کیا ہے یا نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن میں یہ چار باتیں پائی جاتی ہیں وہ ہیں أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ہمارے اس حکم کی تعمیل کی کہ سَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ جو اپنے ربّ کی خشیت کا احساس نہیں رکھتے، وہ جو اپنے ربّ کی آیاتِ عظیمہ (قرآن عظیم) پر ایمان نہیں لاتے، وہ جن کے دلوں میں شرک کی باریک معصیت پائی جاتی ہے اور وہ جو جب نیکی کرتے ہیں تکبّر سے کام لیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایسے کام کئے ہیں کہ اب ہمارا رب مجبور رہے کہ ہماری ان باتوں کو قبول کرے اور ہمیں بہتر جزا دے وہ لوگ "مسابقت فی الخیرات" اور "يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ" کے مصداق نہیں ہوا کرتے نہ ان میں مسابقت فی الخیرات پائی جاتی ہے، نہ وہ جلدی جلدی نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے والے اور حرکت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس واسطے وہ لوگ جو صرف ہمارے دنیوی احسانوں کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انہوں نے سَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ پر عمل کیا اور يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ کے گروہ میں شامل ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو انہوں نے حاصل کیا۔ حالانکہ ان کے اندر یہ چار خوبیاں پائی نہیں جاتیں وہ غلطی پر ہیں لَا يَشْعُرُونَ۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء صفحہ ۳)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً اڑھائی سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح دو روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدمِ استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۴ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔

مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہو گی عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء روحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین

نوٹ:- ربوہ کے حلقہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۴ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواست دعا

فالج کے عوارض کی وجہ سے میری حالت بہت معذوری کی ہو گئی ہے۔ پہلے کی طرح اب چل پھر نہیں سکتا اور صاحبِ فراش ہوں۔

رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں احباب جماعت کی خدمت میں خصوصاً دردمندانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان پنشنر۔ دار الصدر۔ ربوہ)

قرآنی تعلیم کو اپنے دلوں اور دماغوں میں قائم کرو

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہے۔ عربی جاننے سے یہ سہولت حاصل ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سمجھنے کی منزلیں جلد طے ہو جاتی ہیں لیکن اگر کوئی شخص زیادہ عربی نہ جانتا ہو تو اسے کم سے کم اتنی عربی تو ضرور آنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے ترجمہ کو وہ سمجھ سکے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴